منشور رسولاں ہر محتاج بخاتم		باخاتم دھر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا توریہ انجیل بتجمیل		گویاں صاف و شیر بردر محمدؐ	

نمبر ۲۹ — جلد ۱۱

منشورِ محمدی

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

مطبوعہ ۱۵۔ — شوال المکرم

فرمانِ رسولاں سلف ساختہ مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدؐ		توریت ہم انجیل برافلاد تجمیل		چون گشت علم رایت منشور محمدؐ	

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنا ہی		جو خسرو کشورِ بقا ہی		جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے		خورشید عرب مہ عجم سے	
عالم ہے قدیر ہے احد ہی		سلطان قدم و ابد ہی		وہ افسرِ فرقِ انبیا ہی		محبوب جناب کبریا ہی	
مالک رازق کریم خالق		عادل سامع مجیب صادق		شاہنشہ کشورِ نبوت		آرایش مسند شریعت	
خلاق زمین و آسمان ہی		وہ غارس باغ کُن فکان ہی		سب پر شرفِ نبی عیاں ہے		وہ علت غائی جہان ہے	
پیدا ہوا ایک لفظ کُن سے		اشارہ ہزار علم اوس کے		ای خامۂ عیش کم بہ انصاف		منشورِ محمدی لے اوصاف	
قندیلِ فلک بوجہ احسن		شمع مہ و مہر سے ہی روشن		جب سے نکلا یہ رشکِ گلزار		نظروں سے گری جہان کے اغیار	
شاہنشہ ملک بے مثالی		محبوب حریم لایزالی		جو فضل و شرف اسے بجا ہی		ہمنام جناب مصطفےٰ ہے	
دیہیم جلال فرق پر ہی		اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی		نورِ رخ دلپذیر اسلام	ق	ماحی دلل ظہیر اسلام	
خالق ہر چیز کا وہی ہے		صنعت ہر چیز میں دکھی ہے		شمس الاخبار آسمان پر		ہی پیش مسیح نیک اختر	
افعال حکیم لایزالے		ہوتی نہیں مصلحت سے خالی		کرتا ہے بقلب زار دلشاد		منشورِ محمدی کی فریاد	
کہا لکھون ثنای ایزد پاک		ارشاد نبی ہے ما عرفناک		چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف		بے شبہ ہی افسرِ صحایف	
جب نعت نبی کا وقت آیا		خامہ نے ادب سے سر جھکایا		عمدہ خبر ہیں نفیس مضمون		ہر لفظ ہے رشکِ در مکنون	
لولاک لما خلقت الافلاک		آیا ہے بشانِ شاہِ لولاک		ہر سال روپیہ پانچ جو دے		اس گوہرِ بے بہا کو وہ لے	
اے صل علےٰ رسول امجد		سردار پیمبران محمدؐ		پر شرط ہی پیشگی کی ای یار		مابعد سے کچھ نہیں سروکار	
		اس نظم کو کر چکا جب اتمام		سال و مہ و روز و شب لکھے		ہوا وسکو بہت بڑی ترقی	
				توقیع محمدی رکھا نام			

سچی قول

حضرت محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ تین شخص سب سے زیادہ تر رحم کے قابل ہین ایک تو وہ جو اعلی درجہ کی عزت پاکر یکبارگی ذلت مین گرا ہو اور دوسرا وہ جو دولت وحشمت پاکر مفلس قلاش ہو گیا ہو اور تیسرا وہ جو عالم اور لایق ہو اور جاہلون کے بیچ مین گرفتار - وہ جس نے چاہین اوسے پھانسین کیا مجال کہ چون وچرا کرے ہو کتوریہ پیسر جب غور کرتا ہے تو اون ملکدار رئیسون کو بھی حضرت محمد صاحب کے قول مبارک کے موافق سب سے بڑھکر رحم کے قابل جانتا ہے جن کو خدا تعالی نے اپنا سایہ یا اپنا نائب بنایا اور ایک وسیع ملک کے باشندون کی بہتری اور بدتری کو اون کے حوالہ کیا مگر اسپر بھی وہ نہ سمجھے اس بات کو کہ

رعیت چو بیخست سلطان درخت ۔ درخت ای پسر باشد از بیخ سخت ۔ اون کے کارندے روز روشن مین رعایا کو لوٹتے اور اپنے گھرون کو بھرتے رہے اور بھرتے ہین مگر میان کو ہنوز نہین معلوم کہ محمد شاہ کی تباہی کے کیا وسایل پیدا ہوے تھے اور واجد علی شاہ کو کونسی حرکات نے تخت وتاج اودھ سے محروم کرکے میٹابرج مین پہونچا دیا تھا جنکو خدا تعالی نے بڑے بڑے خزانے عنایت کیے اور انھون نے تھوڑے ہی عرصہ مین فضول حاضر باشون یا دو گھڑی کے واہ واہ کرنے والون کے سبز باغون مین آکر ناواجب اخراجون مین صرف کر ڈالا - ملازم ہین تو تنخواہ کو روتے - رعایا ہی تو آدھی دن بھاگو بھاگو بھاگو کا وظیفہ پڑھنے والے - یا جن کو خدا تعالی نے انسانی قالب بخشا اور نیک وبد کے سوچنے والے عقل بخشی مگر انھون نے نہ سوچا نیک اور بد کو اور پڑ گئے نا تجربہ کارون اور طفل مزاج اہل کارون کے پنجہ مین جو کنگھی - چوٹی کرنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہین جانتے - اے اللہ تو ایسے لوگون پر رحم کر اور اونہین وہ تمیز دے کہ اپنے نفع اور نقصان کو سوچین جوانی مین نہین تو پیری مین ہی اپنے گھر باہر کو سنبھالین

از دکتوریہ پیسر سیالکوٹ ۔

انگریز کی مغروری

لفٹنٹ فریزر صاحب متعلقہ سوتہہ یارک شایر پلٹن جو برلی مین تعینات تھے - ۴ جولائی کو کسی ہندوستانی کا بھیس بدلکر اور دیڑھ ہزار روپیہ سرکاری لیکر رفو چکر ہو گئے جنکا باوجود تلاش کے ابتک پتہ نہین ہے - کشف الاخبار

ترجمہ رسالہ اسٹیٹ منٹ

آف بلیف چھاپہ شہر یوسٹن امریکہ یعنے عقاید نامہ

(نمبر ۱) ہم لوگ اعتقاد کرتے ہین ایک واحد خدا پر یعنے آسمانی باپ سب کا جاننے والا پاک اور سچا اور نیک صرف اوسیکے ہم لوگ پرستش کرتے ہین متی باب ۶ نمبر ۹ یوحنا باب ۴ نمبر ۲۳ افسی باب ۳ نمبر ۱۴ ایضا باب ۴ نمبر ۶ اور نہین پرستش کرتے ہین عیسی اور مریم کی وہ ہر وقت حاضر و ناظر روح ہے جس سے سب چیز زندہ و قایم ہے اعمال باب ۱۷ نمبر ۲۸ عیسائی کی خدا کی خصلت مین اور انتظام اور طریقہ مین جیسا کہ تعلیم کیا ہے لوک باب ۱۱ نمبر ۱۱ و ۱۲ - استثنا باب ۸ نمبر ۵ اور خدا اور باپ سب ہون کے واسطے جو کہ گمراہون اور بدکارون کا بھی باپ ہی لوک باب ۱۵ نمبر ۳ سے ۳۲ تک اور حفاظت کرتا ہے ہر ایک روح کی لوک باب ۵ نمبر ۴ ہر ایک زمین پر اور ہر ایک

قومون پر یوحنا باب ۴ نمبر ۱۱ و انجیلی باب ۲ نمبر ۴۔

(نمبر ۲) ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین عیسی مسیح پر یعنے اپنا
پیارا بیٹا خدا کا وہ ہے جسپر زیادہ روحانی مہربانی
محبت دکھلائی گئی ہے دین مین خلاطیہ باب ۴ نمبر ۶ و ۷
اور اوسکی پاک خصلت جسمین سچائی بیچون کی طرف سے
خدا کی ہے یوحنا باب ۱۰ نمبر ۳۶ اور رومیہ باب ۸ نمبر ۱۴
اور ۲۹ عبرانیہ باب ۲ نمبر ۱۰ و ۱۱ و مشاہدات باب ۲۱
نمبر ۵ عہد جدید مین ظاہر کیا گیا ہے خدا سے نیچے درجہ مین
ہے اکرنتھی باب ۱۵ نمبر ۲۸ فلپی باب ۲ نمبر ۱۱ یوحنا باب
۱۷ نمبر ۳ و اکرنتھی باب ۸ نمبر ۶ و عبرانیہ باب ۱۲ نمبر ۲۳
و ۲۴ لیکن رکھتا ہے روح خدا کی بے انتہا یوحنا باب ۳
نمبر ۳۴ اعمال باب ۱۰ نمبر ۳۸ کلیسیہ باب ۲ نمبر ۹ مطابق
کرواسی باب ۳ نمبر ۹ خدا تھا عیسی مین ۲ اکرنتھی باب ۵
نمبر ۱۹ لیکن عیسی نہین تھا خدا۔

(نمبر ۳) ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین روح القدس مین حاضر
و قوت خدا کی روح اور جان میں یہہ ہے روح خدا کی یعنے
خدا خود حاضر روح القدس مین جو مطابق روح ہے آدمی کی
اکرنتھی باب ۲ نمبر ۱۰ خدا کی روح ہے سب آور سب روح مین
زبور ۱۹ نمبر ۷ ایوب باب ۳۳ نمبر ۸ یوحنا باب ۱ نمبر ۹
جو عقل و دانائی مین ظاہر ہے اور سب نیکیون مین اور خاص
کرکے ایمانداری و زندگانی مین بہت صاف طرح سے بائبل
مین ظاہر ہے روح القدس کرکے۔

(نمبر ۴) ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ آدم نا دخلت مین
ناقص ہی کامل نہین ہے اور آدمی نہین گذرا ہے ترقی
حالت قدوسی سے۔

(نمبر ۵) اصطباغ جو کہ قدیم رسم یہودیون کی قانون سے
تھا مسیح نے روحانی بپتسمہ اسکی جگہ پر تعلیم کیا نکہ ظاہر رسم
جسم پر پانی کا۔

(نمبر ۹) حالت زندگانی مسیح ستی باب ۱۲ نمبر ۴۰ رومیہ
باب ۸ نمبر ۱۹ اکرنتھی باب ۱۲ نمبر ۱۲ و ۱۳ متی باب ۷ نمبر
۲۱ اکرنتھی باب ۴ نمبر ۲۰ پطرس باب ۲ نمبر ۲۱ کرنتھی
باب ۶ نمبر ۱۴ و ۵ لوک باب ۱۲ نمبر ۴۶ متی باب ۲۴
نمبر ۵۱ مشاہدات باب ۲۱ نمبر ۸ فلپی باب ۳ نمبر ۱۸ و ۱۹
متی باب ۶ نمبر ۳۰ اعمال باب ۶ نمبر ۵ رومیہ باب ۶ نمبر ۱۲
اکرنتھی باب ۱۳ نمبر ۱۲ افسی باب ۶ نمبر ۱۲ ایضا باب
۶ نمبر ۱۶ تمتھی باب ۵ نمبر ۸ ایضا باب ۶ نمبر ۱۲ مارک
باب ۵ نمبر ۳۶ رومیہ باب ۴ نمبر ۳۔ یوحنا باب ۴
نمبر ۳۲ رومیہ باب ۱۴ نمبر ۵-۱۸ خلاطیہ باب ۵ نمبر ۱
و ۲ و ۶ کلیسیہ باب ۱۱ نمبر ۱۲ رومیہ باب ۱۴ نمبر ۱۷ و ۱۸
افسی باب ۶ نمبر ۲۴۔

(نمبر ۱۰) مسیح ایک عمدہ ہادی اور سچا خدا کا پیغمبر رہنمائی
کے لئے بنوتون کا خزانہ رحم کا بادشاہ ملکوت حضلت پیارے
تھا جسکی تعلیمات ہم لوگ کے واسطے عہد نامہ دستور العمل ہے

(نمبر ۱۱) ہم لوگ انسان خطاکاری مین اپنے گناہون کی
سزا پاوینگے اور خدا توبہ قبول کرتا ہے اور بخشدیتا ہے
نظر رحمت سے اور بہشت عنایت کرتا ہے مسیح کسی کے لئے
گناہ کا کفارہ نہین ہے +

(نمبر ۱۲) مسیح نے اپنی پرستش کے لئے کوئی رسم عشاء ربانی
نہین مقرر کرایا اور نہ حواریون نے جاری کیا سب مریدنگے
اور پھر نیک اعمال سے ہمیشہ خدا کے سامہنے ہم لوگ ہینگے

ترجمہ رسالہ ریورنڈ جے بسی ہمیونڈ جج مشہر تردید عقاید مخالفین مسیحی چھاپہ امریکن یونی ٹرین مشن بوسٹن سنہ ۱۸۶۷ عیسوے

چونکہ ہم لوگون مین یہان کوئی خاص طریقہ ایمان کا یا کوئی مرتب حدیث یا کوئی رسالہ پوپ یا بشپ یا کسی خاص سوسایٹی کا یا کسی اور شخص سے نہین ہے جو کہ ہر شخص کو قبل ممبر ہونے ہمارے گرجے کی ماننا پڑتا اس لئے بعض یونی ٹرین کہتے ہین کہ ہمارا کوئی خاص ایمان نہین ہے اور ہم لوگ کچھ نہین مانتے یا ہم مین سے ہر شخص موافق اپنی خواہش کے اعتقاد رکھتا ہے۔ یہہ کہا گیا ہے کہ بعض گرجون مین ممبرون کے ساتھ زیادہ سلوک کرتے ہین یعنے اونکو بالکل اعتقاد کی بات سکھا دیتے ہین اور اگر دے کہتے ہین تو اون حدیثون کو چھوا دیتے ہین جسکو کہ اوس گرجے مین زیادہ معتبر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ ایک دفو اولیاؤن کے سامہنے بیان کیا گیا ہے اور اوسکو نجات کا وسلہ جانکر ہر شخص کو ماننا چاہئے اور اس سے بھی زیادہ یہہ ہے کہ وہان ایپسکوپل پرسبٹرین میتھوڈسٹ اور باپٹسٹ کے مذہب کی کتابین چھپی ہوی بکتی ہین جو کہ (بعض اینمین سے کیے ہوی پشتر) جوی ترے عقلمند آدمیون نے لکہی ہین۔ اور ہر گرجون مین بھی لوگون کے ایک دین سکہانے کیواسطے رکہی رہتی ہین۔ لیکن اگر کوئی یہہ خیال کرے کہ یہہ امر کسی مذکورہ بالا مذہب کے گرجون مین بھی ہوگے تو اوسکا خیال غلط ہوگا بیشک اونمین ہر ایک گرجون کے متعلق کی مذہب کا حال کتابون سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے لیکن یہہ بات کہ ایپسکوپلین یا پرسبٹرین یا میتھوڈسٹ یا باپٹسٹ مین سے ہر ایک کا کیا ٹھیک عقیدہ ہے بغیر الگ الگ اون کے مذہب دریافت کرنے کی نہین معلوم ہوسکتی اور تمکو اوسوقت بخوبی معلوم ہوجائیگا اونمین کسی مذہب کا ممبر اپنا عقیدہ بیان کرے اور اوسوقت یہہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ جسقدر اختلاف اونمین ہے اوسیقدر یونی ٹرین کے ممبرون مین بھی ہی ہوا کرا اور تہوڈوکس مذہب کا سیرا کیوس کے ایجنٹ نے سیکڑون اوسی مذہب والون کے سامہنے یہہ بیان کیا کہ کوئی ٹرنٹرین ایسا نہ ملیگا جو کہ بروقت سوال کے پرسبٹرین یا اپسکوپل مذہب کے بات کو بخوبی بیان کرسکے یہہ بات خاص شہر سیرا کیوس مین سیکڑون کے سامہنے بیان کی گئی تھی اور اب تک کسی نے اس سے انکار نہین کیا یہہ بات بڑی بات ہے کہ بعض حدیثین مذاہب مذکور کی جو کہ خوب صاف ہین اون کے گرجون مین بیان نہین کیجاتی ہین مینے کئی جگہہ اقرار کیا ہی اور یہان پر مکرر بیان کرتا ہون کہ کوئی چیز زیادہ جلد اپسکوپل پرسبٹرین اور تہوڈوکس گرجہ کو نہین خالی کرسکتی ہے بہ نسبت کہ وہان کے لوگون کے سامہنے علانیہ مختلف مذہبون کو بیان کرین اور اون لوگون سے اوسپر اعتقاد کرنے کو اصرار کرین درحالیکہ وے ہمیشہ ممبر رہنا چاہین۔

مین مطلق نہین دریافت کرسکتا ہون کہ اوس مذہب سے یا ایمان کے فائدہ سے جو کہ محض ایک جماعت نے ایجاد کیا ہے کیا فائدہ لوگون کو ہوا ہے یا ہوگا کیونکہ ہر شخص اپنی عقل کے موافق اپنی ایسی سوجہتا ہی اگر مجہکو وقت ملتا اور یہہ موقع ہوتا تو ضرور ہم ثابت کرتے کہ اس سے کیا کیا برائیان پیدا ہوے ہین اور یہہ سب بدقسمتون کی جڑ ہے جو کہ تمام ہوا کرتی ہیں۔ لیکن چونکہ اس جگہہ میرا مطلب ہے کہ مین یونی ٹرین کے عقاید کو بیان کرون اسلیے اوسکو فروگذاشت کیا

بیشک بین عمو ناسبھون کا جو کہ اس نام سے ملقب ہین
عقیدہ نہین بیان کرتا ہون لیکن اون لوگون کا جنکا کہ
عقیدہ مین خود جانتا ہون اور وہ عقیدہ کہتے ہین۔

اولاً ہم لوگون کا اعتقاد ہے کہ ہر ذی عقل کو خواہ مرد ہو
یا عورت واجب ہے کہ اپنے ایمان کے بارہ مین اپنی دل مین
خوب سوچے اور سمجھے اور جب اوسکے دل مین کچھ شک نرہی
تو اپنا مذہب اوسوقت خود قایم کرے اور خدا کی اوصافون
کو خوب غور کرے کہ کون سی بات درست ہی اور یہہ کہ وہ
کس لئے اس دنیا مین پیدا کیا گیا ہے اور دوسری دنیا مین
کیا کیا ہوگا چونکہ اس بات سے بڑھکر کوئی چیز نہین ہے
اس لئے ہر شخص کو واجب ولازم ہے کہ اپنے خیال کو
اسکے جانب متوجہ کرے انجیل اور دوسرے مذہبی کتابین
پڑھنے سے ہر شخص کے دل مین ولولہ پیدا ہوگا کہ وہ خدا کے
خواہشون سے ہوتا کہ وہ اوسکا فرمان بردار لڑکا کہلائے
اور دوسرون کی بھی خیالات اور تلاش سے مستفید ہونا
چاہیئے جبکہ وہ جان لی کہ دے مفید ہین لیکن محض اس
خیال سے کہ دے بڑے بڑے عقل مند آدمیون کے نکالے ہوے
ہین ماننا نہ چاہیئے درحالیکہ اپنے جی مین بھی اوسکی طرف
شک واقع ہوا اگر جو لوگ کہ بغیر سمجھے اور خوب تلاش کے
دوسرونکی بات کو مانتے ہین وہ اپنے تئین بڑے دھوکے
مین ڈالتے ہین یا اوس بھول بھلیان مین جانتی ہین
جسکا کہ راستہ نہین جانتے لیکن وہ خوب جانکر اور سمجھکر
مانتے ہین وہ کبھی نہین کسی غلطی مین پڑینگے۔
ہم یونی ترین لوگ پاول واعظ سے اسمین اتفاق کرتے ہین
کہ رومیہ باب ۱ نمبر ۱۴ کہ جسکو اللہ کی روح نے راہ بتائی
ہے وہی بیشک خدا کی بیٹے ہین اور ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسیٰ
ناصری کو خدا کی روح نے ہمیشہ اور بہت ٹھیک راہ بہ نسبت اور کسی
انسان کی بتائی ہے اس لئے وہ خدا کا نہایت پیارا ہے اور سچے
دین کا بتانیوالا عمدہ ترین اوستاد ہی اور ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین
کہ جو حدیثین کہ اوسنے بیان کی ہین بہ نسبت دوسرون کے حدیثون
کے زیادہ تر اور بہت صاف ہے خدا کی اوصاف کو بیان کرتی ہین
اور اوسکے ارادہ کو جو درباره آدمیون کے ہین اور جو نصیحتین اوسنے
کی ہین وہ نہایت صحیح ہے ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ وے لوگ
جو کہ عیسیٰ کے احکام کو مانتے ہین وے بیشک سب برائیون سے بچینگے
اور دنیا مین خوشی وامن وسچائی مین پہل سکتے ہین جنکے
کہ عیسیٰ کے اسکول مین تعلیم نہ پاوین بہ نسبت اوگستائن اور
کالون اسکول کے۔ پہلی اسکول مین اوس پیاری خدا کی
بیٹے کی باتین سکھائی جاتی ہین۔

کل یونی ترین اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسیٰ اور خدا باعتبار
روح کے ایک ہین یہہ بات عیسیٰ کے عبادت سے معلوم ہوتی ہے
یوحنا باب ۱۷ نمبر ۲۱-۲۳ کہ جو شخص اوسپر سچا ایمان لائیگا
وہ خدا اور عیسیٰ سے ایک ہوجائیگا۔

ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ خدا سے بالکل ملحق تھا اور
روح القدس اوسکو راہ بتلاتا تھا اور خلاف خدا کی مرضی کے
کوئی خواہش نکرتا تھا۔

ہم لوگ اعتقاد رکھتے کہ وہ قایم بالذات نہ تھا بلکہ مخلوق تھا
اور ایک پرلے ذات کا تابعدار تھا جسکو کہ اوسنے کئی دفعہ
باپ اور خدا کی لفظ سے خطاب کیا ہے۔

بہت سے یونی ترین ایرین ہین جنکا یہہ قول ہے کہ عیسیٰ قبل
ہی سے ہے اور باعتبار مرتبہ کے خدا سے دوسرے درجہ مین ہے

اور زمین پر مریم کی بیٹی مین اوتار لیا اور مثل آدمی کے زندہ رہا
اور مر گیا جیسا کہ عہد جدید مین ہے اور اُنمین سے ایک گروہ کا
یہہ اعتقاد ہے کہ وہ خلاف قانون قدرت کے فقط مان سے
پیدا ہوا جیسا کہ متی اور لوک کا بیان ہی + لیکن ہمارے فرقہ کے
لوگ مثل ہمارے یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسیٰ مریم اور یوسف
نجار کا بیٹا صلبی تھا اور متی اور لوک کا بیان جو کہ آپس مین
اسقدر مختلف ہی ٹھیک نہین اور وہ جو ہزارون برس خصوصین
سے جو کہ دوسری اور تیسری صدی عیسوی سنہ مین ایجاد
کیا گیا تھا اوس سے منتخب ہے اور وہ جاہل اور سست اعتقاد
لوگون کے لئے ہے اور کروس کے ہتک شانے کے لئے۔

لیکن اسبارہ مین جو کچھ اعتقادمین اختلاف ہو مگر ہم یونی ترین
لوگ اسبات مین کہ عیسیٰ مین فزیکل یا ہیئتی فزیکل خاصیت
نہین ہے لیکن اوس کے مذہبی اور فضیلتانہ خاصیت ہے۔

ہم لوگ یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ بہترین خلایق سے تھا اور
معصوم اور بہت خوب تھا ہم لوگ یہہ جانتے ہین کہ وہ خدا
کا بہت پیارا بیٹا تھا کیونکہ ہر وقت اور ہر کام مین آسمانی
باپ کی روح اوسکی ہادی تھی۔ ہم لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ
اوسکو مثل اور لوگون کے خواہشین ہوا کرتی تھین لیکن وہ
کبھی اون کے طرف متوجہ نہوا وہ کسی گناہ کا مرتکب نہین
ہوا اوسکو بہت رنج اور تکلیفین بھی ہوئین لیکن مثل اور
لوگون کے کسیکی شکایت نکی اور نہ خدا سے منحرف ہوا۔

ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ پیاری آسمانی باپ نے اوسکو
ایک نمونہ ہم لوگون کے واسطے بنایا تھا کہ ہم اوسکے مطابق
زندگی بسر کرین اور وہ اس قول کا نشان تھا جو کہ ہم لوگ
کہتے ہین کہ جیسا پاک وہ تھا ویسے ہی ہم لوگ کو بھی گفتگو مین

پاک ہونا چاہئے اس لئے یونی ترین کے ایمان کا یہہ ایک
بزارکن ہے کہ ہم لوگون کو ہر حالت مین عیسیٰ کی تجمل کا برتاؤ
کرنا چاہئے۔

انتخاب ترجمہ کتاب رینان فاضل عالیمقدار

ملک فرانس قیمت عہ بمقام کلکتہ بکتی ہی چھاپہ لندن

(اناجیل اربعہ) یہہ ایسی تحریرین نہ تھین کہ تشخیص کرکے لکھی
گئی ہون علاوہ ان انجیلون کے جو ہمتک پہونچی ہین اور
بھی کئی ایک تھین جن مین مشاہدین کی مروایتین تھین
ایسے تحریرون کی قدر کم ہوتی تھی اور حافظہ مثلاً نئی پیدائش
زبانی روایتون کو بڑی ترجیح دیتا ہے چونکہ ہنوز لوگون
کو یہہ اعتقاد تھا کہ دنیا عنقریب ختم ہونے والی ہے تو
آیندہ کے لئے کتابین تصنیف کرنیکی پرواہ کم کرتے تھے
صرف اپنے دلون مین انکی زندہ یادگاری رکھتے تھے اسی
سبب سے انجیل کے کتابون کا ایکسو پچاس برس تک کم اعتبار
ہوا اور امین اور باتین درج کرنی اور کئے طور پر تطبیق دینے
اور بعض کو بعض سے تکمیل کرنے مین کچھ باک نکرتے تھے +
کوئی پوری کتاب اعتبار کے قابل نہ تھی۔ اتفاق کشن مین
ہے کسی کے پاس کچھ حصہ کسی کے پاس کچھ حصہ کسی کے پاس
کسی کا ایک ٹکڑا نصف یا ربع یا ثلث تھا اوسوقت باب
و نمبر آیت کا بھی سلسلہ نہ تھا متی سے تا مسلہدات مرتب
پوری کتاب ایک کتابچے طور پر کسی کے پاس نہ تھی پطرس اور پولوس
جب پر ہکر معمولی دعوتون مین پر ہکر سناتے تب
حاضرین و سامعین مضمون سے آگاہ ہوتے کیونکہ افراط سے
شایع نہ تھین کاغذ کی قلت بہت تھی یوسطینوس کہتا ہی
انجیل کی تحریرین ایسی تھین جو ہمارے پاس کی انجیلون کے

بہ نسبت اور ہی طرح پر متین اور کلیمنٹ کے موضوعی
تحریرون مین جو فرقہ ابیونی کے اصل مین انجیلون کے حوالون
کی یہی صورت ہے - تقریبًا سنہ ۱۷۰ء سے سنہ ۲۵۰ء تک لوگ
اوریوحنا - برنباس کلیمنٹ اور دیگر کلیمنس اگناشس
پالی کرپ - پی پیاس - ارسلیون - پرسبٹرس - جوستاس
جسٹینوس اتھانا غوس - تھیافیلوس - آرینیوس
آریجنس - کیپرناتوس انکے اقوال سند متصل نہین ملتی
(تاریخ یوسی بیوس) سے ظاہر ہوتا ہے کہ زبانی روایتون
کی ترجیح دیجاتی تھی اور مشایخ قدیم کی تحریرون مین ایسے
منقول ہین جو ان چارون انجیلون مین نہین ہین -
اسیطرح سے وہ اقوال بھی کلیمنٹ یا اگناشس وغیرہ تک
زبانی روایت کے ذریعہ سے پہونچی نکہ کسی کتاب سے نقل
ہوی پی پیاس مورخ و محدث و جامع الاحادیث ہی
کہتا ہے کہ مین زبانی روایتون کو ترجیح دیتا ہون اور
پھر مرقس کے مختصر تحریر جو کہ ناتمام و بلا رعایت ترتیب
زبانی قصص اور حکایات پر متضمن ہے پطرس کی اطلاع اور
یاد سے لکھی گئی اور دوسرا ملفوظی مجموعہ جسکو متی نے
عبرانی مین تحریر کیا تھا جسکا حصہ ہر ایک نے جتنا ہو سکا
ترجمہ کیا ذکر کرتا ہے - بہت اگلی ایام مین چھوٹے چھوٹے
رسایل مستعار جاتی تھے تو ہر ایک شخص نے اپنے نسخے
کے حاشیہ پر جو الفاظ اور تمثیل اور کہانیان اور
پاتا تھا اور اوسکے دلکو بہلی لگی نقل کر لیتا تھا +
دوسرے صدی کی نصف ثانی مین جبکہ روایتین ضعیف
ہو گئین تو وہ کتابین جن پر حواریون کا نام تھا قطعی الحکم
ہو گئین اور شرع کے حکم مین داخل ہو گئین + -

انتخاب رسالہ تصدیق الکتاب چھاپہ شین لکھنو

تالیف پادری فنی جی اسکاٹ صاحب امریکن مشنری +
نقلی اور عقلی دلیلون سے ثابت ہے کہ صحیفون کا مجموعہ صحیح اور معتبر
تیسری صدی کے ابتدا مین موجود تھا - بیبل کی زبان اور اوسکے
الفاظ اور محاورات انسان کے ہین اور وہ عقل بھی جس سے وہ
عبارت برآمد ہوی انسانی تھی اور ہدایت اور روشنی
خدا کے طرف سے ملتی تھی + الہام روح القدس کی وہ تاثیر
یا حرکت صاحبان وحی کے دلون مین تھی جسکے دل کھنے اور
جمانے سے یہ لوگ وہ باتین لکھتے تھے جنکا اونکو یقین تھا کہ
خدا کی طرف سے ہین اگر کوئی پوچھے کہ صاحب الہام کے اوپر روح
قدس کی تاثیر کہان تک ہوی یعنے وے لوگ کہان تک اپنی اختیار
مین رہے تو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ تاثیر روح کی صرف اتنی تھی کہ
اونکو یقین تھا کہ یہہ باتین ہمارے دل سے ہین اور اونکو اس
معاملہ مین جیسے وے لکھتے تھے اسقدر ہدایت ہوی کہ ساری
سچائی کی راہ معلوم ہو گئی یوحنا باب ۱۶ نمبر ۱۳ - جواب

بحث تحریف قرآن

میزان الحق فاندر صاحب صفحہ ۳۶ فصل ۳ چھاپہ لندن سورہ
انبیاء وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ
فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پادری صاحب
سے مطلب کے سمجھنے مین بہت صاف غلطی ہوی ہے مفسرون
اسکا سب تفسیرون مین یون لکھا ہے کہ خدا کا رسول انسان
کیون ہوگا وہ اپنا فرشتہ میرے پاس بھیجی کہ یہہ قول مشرکین
اہل مکہ کا تھا اوس کے جواب مین خدا نے یہہ کہا کہ ہمیشہ
میرے رسول انسان ہوتے آئے اگر تکو میرے قول پر شک
ہو تو تم اہل کتاب سے جاکر کے اسبات کو پوچھ لو اور یہہ حوالہ

اس لئے دیا گیا کہ اہل عرب باوجود بت پرستی کے اکثر طرف
اہل کتاب کے رجوع لاتے تھے چنانچہ کتب تواریخ عربی مین یہہ
بات بتصریح مندرج ہے اور جارج سیل صاحب مترجم قرآن نے
بھی یہی لکھا ہے پس بائبل محرف ہے یا کہ غیر محرف اس آیت سے
دونون بات کا کوئی سروکار نہین سورۂ یونس فَاِنْ
كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ اس آیت کا مطلب بھی مثل آیت سابق
الذکر ہے اور قرآن کا یہہ محاورہ ہے کہ آیات عام و خاص ہوتی
ہین یعنے آیت دال خاص و مدلول لہ عام اور دال عام و
مدلول لہ خاص یہہ بحث بتصریح تمام تفسیر اتقان سیوطی و
نور الانوار وغیرہ کتب اصول فقہ مین مندرج ہی سورہ بینہ
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ اس
آیت کا مطلب بھی پادری صاحب نے غلط سمجھا مطلب صحیح جو کہ
کتب سیر و احادیث و تفاسیر معتبرہ سے مستخرج ہی یہہ ہے کہ
قبل از بعثت پیغمبر اسلام کے مشرکین یعنے خاص اہل عرب جو کہ
اولاد اسمٰعیل سے تھے اور یہود عامل تورات اور نصاریٰ عامل
انجیل مختلف عنوان و طرق سے ایک آنیوالے شخص کا انتظار کھینچتے
تھے اہل عرب امیدوار بشارت بنوت اسمٰعیل و ہاجرہ کی اور
یہود ایک مسیح موعود کی اور نصاریٰ دوبارہ آمد مسیح کی کوئی
فارقلیط موعود و منتظر کے اور اپنے کتب مقدسہ کی معانی بھی
سمجھتی تھی جسطرح پر کہ تعلیماً اثر پذیر تھی مگر بعد از بعثت چند
جماعت و چند گروہ بن گئے اور بیون طرح کا اختلاف انکار
بنوت کی آلات و مواد کے لئے بنا پڑا کبھی تحریف معنوی زبان
موڑ کر مثل رَاعِنَا کی رَاعِيْنَا بکسرہ ثقیل پڑھا کبھی معنی کو بدلا
یعنے تاویلات بعیدہ پیش کیا چنانچہ میور صاحب شہادت
قرآنی مین اسبات کو قبول کرتی ہین اور کیا صحیح آیت ہی کہ بعد
ظہور اسلام کے تاریخ کلیسیا مین صاف لکھا ہے کہ روز بروز
تا اس وقت بیسون مذہب عیسایون مین پیدا ہو گیا کیسا
تفرقہ پڑ گیا بعد اسلام کے جو کہ بشارت کی آیتین تھین یہود
و نصاریٰ عہد عتیق و عہد جدید مین جو کہ بعد ظہور اسلام کے
اون آیات کی تاویل پیش کرتی ہین کبھی کسی کتاب مین یہود
و نصاریٰ کی نہین تھی اگر مین جھوٹا ہون تو پادری صاحب
بتائید مذہب خود صدی پنجم و ششم کی تصنیف نکالکر کے
دکھا دیوین بلکہ تواریخ مین ہے کہ قبل تحویل سمت قبلہ کی یہود
بنوت پیغمبر عرب کا اقرار کرتے تھے اور جبکہ آیات فضایل مسیح
یہود خیبری نے سنا آتش حسد مشتعل ہوا اور عداوت
و انکار نبوت پیش کیا یہہ بات بھی شہادت قرآنی مین موجود
ہے پیغمبر اسلام سے خود یہود و نصاریٰ جو کہ اوس دیار
عرب کے گرد و نواح مین تھی مباحثہ ہوا اور بطور سوال و جواب
کے تقاریر طرفین کتب سیر عربی مثل سیرت محمدیہ و سیرت ابن
ہشام و احتجاج طبرسی و تفسیر سورہ آل عمران مین لکھا ہی
بخوف طوالت کے ترک کرتا ہون نجاشی تو پادشاہ تھا
حضرت جعفر طیار کی تقریر سنکر ایمان لایا سورہ مائدہ مین
اسکا تذکرہ آیا ہے اہل یمن نصرانی و ماتحت کلیسیا حبش کے
تھا حضرت علی کو پیغمبر نے منادی مقرر کرکے بھیجا اوایل روز
مین یا نسوا اہل یمن ایمان لایا نعتکا فکالذا الناجو مسلمانون
کے عربی کتابون مین ہے عیسائی اوس سے بہت ناخوش و

دہ پر فصد ہوتی ہین زمانہ صحابہ تک تو بائبل و کتب اہل کتاب
پر نظر دقیق تھی واقعے واقف کاریکی ساتھ معاملہ طے کیا
تحریف یا سہو کاتب بائبل مین جو ہے اوسکے سبب و
وجوہ دیگر ہین کہ انٹروڈکشن اور تفاسیر بائبل اور مشوری
چرچ یعنے تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے پھر قرآن پر عصہ کرنا
زبردستی ہے جیرو مدصاحب کے تحقیقات سے لفظی
اختلاف بھی بائبل کا بہت نکلا ہے تو انصاف سے سمجھو کہ
مسلمان اوہنی کی متقلد ہین مسلمانون نے کچھ دل سے یہہ بات
نہین گڑھا اور لاوجود شی کا مدعی کون بیوقوف ہوگا
بلکہ جو زمانہ تحقیقات کا اسلام مین نہا اگلے علماء اسلام
نے اہل کتاب سے حاصل کیا گریشخ و شولز و لوتھر
و ٹیچنڈاف دفس جرمنی اور نیو سٹ منٹ نیو ایڈیشن
شہر آکسفورد سنہ ۱۸۵۰ء اسپر شاہد ہے اور رسول خدا کا
صحیفہ پاک تلاوت کرتا ہے - یعنے تعجب ہے کہ اسلام تو نیا
دین نہین بلکہ عہد عتیق و عہد جدید کی قصص و احکام
قرآن مین ہین اور اسکو پیغمبر تلاوت کری اور پھر یہہ اندیشہ
کہ اوہنی کی کتاب کو مان کر ہدایت کرے اور نہ سنین اور
شرارت و تکرار واہیات پیش کرین صحیفہ کے لفظ مین
مفسرین اسلام نے اختلاف کیا ہے قرآن بھی صحیفہ ہے
اور اگر کہو کہ صحف کا اطلاق بطور شہرت کے کتب مقدسہ
پر ہے ہان تورات و انجیل مترجمہ ہر زبان کو عیسائی
تورات و انجیل آگے سے آجتک کہتے ہین تو قرآن مین
بائبل سے بہت اتحاد و موافقت مضامین کی ہے اور پادری
عماد الدین صاحب نے ہدایت المسلمین صفحہ ۳۷۸ فصل ۴
چھاپہ لاہور مین اختلاف قرأت کو جمع کرکے یہہ الزام
نکالا ہے کہ حافظون نے باوجود اہتمام حفظ کے لفظ مین
تغیر ڈالدیا اور ماسٹر رامچندر دہلوی متوفی نے کتاب تحریف
القرآن مین بہت طوالت سے لکہا ہے اور میزان الحق مین
بھی اختلاف قرأت کو مادہ تحریف قرار دیا ہے اور ان
القران انزل علی سبعۃ احرف سے زیادہ استدلال
کیا ہے واضح رہے کہ حسب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اسلام
کا مذہب ایک آزاد مذہب ہے عیسائی اور ہنود کیطرح پنڈت
و پنڈت کی تابع ہوکر مقید و پابزنجیر نہین ہے کہ کلیسیا سے
خارج کردیا جاوے حافظ قرآن کا سلسلہ یہہ ہے کہ قرآن جو لکہا ہوا ہے
اوسکو یاد کرتے ہین اور قاری سے قرأت کو بطور دیگر
علم کی مشق کرکے سیکہتی ہین اور قرأت حجازی و مدنی
و شامی و مصری کہلاتے ہین قاریون کا سلسلہ تفسیر
ابو البقاء نحوی اور تفسیر بغوی مین لکہا ہے حافظون کو
قاریون سے کچھہ سروکار نہین ہے کوئی قاری ہے اور حافظ
نہین اور کوئی حافظ ہے مگر قاری نہین اور شروع سے
آجتک تمام ملک مین یہی وضع جاری ہے اور حافظ قرأت
مشہورہ کی ہوتی ہین اور قرأت مشہورہ وہ ہے جسپر
اعراب دیدیا ہے اور قرأت کچھہ عربی زبان کی خصوصیت
نہین بلکہ عبرانی زبان مین بھی اسیطرح پر ہے اور جب
حبحی عبرانی کی یہودی پڑہاتے ہین اوسیوقت مخارج حروف
بھی مشق کراتی ہین چنانچہ ہمرو گرامر رومن چھاپہ الہ آباد
مین موجود ہے اور قدیم زمانہ مین تورات پر بھی اعراب
نہ تھا بہت پیچھے اوسپر ربیون نے اعراب دیا اور تورات
جو کہ مصر و یروشلم چھاپہ یہودی مطبع کی ہے وہ ہنوز بلا
اعراب ملتی ہے حسب تحقیق مسٹر ٹی جے ہارن صاحب کے

توراۃ کا عبری نسخہ عبارت و فقرون و جملون و قصص و ابواب
و فصول و آیات مین مختلف فیہ ہے اور جب تحقیق ئی جے اسکات
صاحب مفسر تیسرمتی کی حواریون نے ترجمہ سپٹواجنٹ یونانی
توراۃ سے کیا نکہ عبرانی توراۃ سے۔ علم قراءت متعلق صرف کی
ہے اسی علم کی کتاب مین اسکے قواعد منضبط ہین پس اختلاف
قرءات کے سبب یہہ ہین کہ زمانہ قدیم مین نقط و اعراب نہ تھی
اور قراء اہل زبان و اہل علم تھے اور عربی مین ایک علم رسم الخط
بھی تھا یعنے العٰلمین العالمین الظلمین الظالمین طَیرًا
طَایرًا طَیرًا حَجّ رَجّ چند معانی ہین اور تلفظ یعنے پڑھنو
اسینشن بوجہ ایتمالوجی کی مختلف اعراب صرفی و نحوی و قاری
و مفسرون نے سمجھا چونکہ زبان اہل قریش کی مختلف قبایل عرب سے
مخلوط تھی جیسا کہ انگریزی مین لغات لاطینی و فرنچ و گریک
و جرمنی و فارسی و عربی و ہندی و چینی و سکرٹ و روسی و
اسپانیہ و پرتگال وغیرہ داخل ہین محاورات و اصطلاحات
و بلاغت کے کھولنے کے لئے لکھنے کی حاجت پڑتی تھی خود اناجیل
اربعہ مین گریک اور لاطینی اور سریانی آمیر الفاظ اقراری جمیع
مفسرین مسیحی ہے اور قرآن مین اعلام و اسماء عبرانی و سریانی و
یونانی و حبشی و فارسی جو آئی ہین عماد الدین صاحب اوسکو
سنی سنائے الفاظ محض فصاحت خلاف لغت قریش بتاتے
ہین یعنے دیہاتی و گنواری زبان کے محاورہ + پادری صاحب غلط
سمجھے اعلام و اسماء دوسرے زبان مین بجنسہ رہتا ہے وہ ترجمہ نہین
ہوتا اور اگر مخل ہے تو عہد عتیق مین آرامی محاورہ و کنعانی و
مصری و عبرانی و موالی و کسدی و سامری و عالیقی بہت قسم کے
لغات ہین پھر اسپر کتاب شموئیل و زبور و امثال عمدہ ترین
فصاحت مین شمار ہے مثلاً اسوقت اردو مین بہت لغات شامل ہین یا آیندہ

سیلم کے ہندؤن کا مسلمانون پر سخت ظلم۔

مدراس کے تمام پریسیڈنسی مین قدیم سے یہہ دستور رہا ہے کہ
کوئی شخص اپنے تقریب کے رسمون مین خواہ مذہبی ہون یا دنیاوی
مسجدون کے سامہنے باجا بجاتا ہوا نہ گذرے۔ چند روز سے
ہندؤن نے یہہ شیوہ اختیار کیا تھا کہ اپنے مذہبی دیو
دیغرہ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھہ باجا بجاتے ہوے مسجدون
کے روبرو نکالتے تھے۔ اور مسجدون کے سامہنے باجا ہرگز
موقوف نکرتے تھے۔ یہہ بات مسلمانون کو ناگوار تھی اور اس
بنا پر بعضے ملکون پر کچھہ فساد بھی ہوا اور گورنمنٹ سے کئی
آرڈر باجے کے موقوفی کے بارے مین وقتاً فوقتاً ہوتے رہے لیکن
چند سال پیشتر (شہر سیلم) مین جو مدراس کے جانب مغرب
۲۰۶ میل پر واقع ہے اس باب مین بڑے بڑے فساد ہوے اور
معاملہ ہائی کورٹ مدراس مین رجوع ہوا تو مدراس کے ہائی
کورٹ نے یہہ تصفیہ کیا کہ اوقات نماز کے سوا اور وقتون
مین ہندؤن کو اختیار ہے کہ مسجدون کے سامہنے باجا بجاتے ہوے
گذرین چنانچہ ۹ مہینے کا عرصہ ہوا کہ اس حکم کے بموجب ایک
مرتبہ ہندو (سیلم) مین مسجدون کے روبرو باجا بجاتے
ہوے گذرے اور اسوقت سرکار نے ہندؤن کی اسقدر
حمایت کی کہ چار پانسو آدمی پولیس کے مسلمانون کے مکانون پر
بندوقین لئے ہوے کھڑے تھے اور اس وقت تک دہان کے
حکام کا یہہ خیال تھا کہ بنا فساد کی مسلمانون کے طرف سے ہوتی
ہے۔ جب ہندؤن نے اتنی اجازت پائی تو مسلمانون کے چند بر
دل انکو غصہ دلانے کے لئے بے وجہ ادنی ادنی تقریبون کے
بہانے سے بلکہ کبھی کبھی فرضی تقریبون پر ہر روز کئے کئے
مرتبہ مسجدون کے سامہنے باجا بجاتے ہوے گذرنا شروع کیا

چنانچہ گھنے کو بھی باجا - موتنے کو بھی باجا - ہر ہر کام کو باجا ہی باجا تھا - اگر کوئی ہندو مرجاوے تو اوسکے نہلانے کے پانی کو بھی باجا بجاتے ہوے لاتے تھے - اتفاقاً اس عرصہ مین (گزیاتھم) نامی ایک بستی مین جو سیلم کے قریب ہے اس بنا پر ہندؤن مسلمانون مین بڑی گربڑ اور لڑائی ہوی - اوسوقت گورنمنٹ نے بغرض انتظام یہہ حکم جاری فرمایا کہ جہان فساد کا خوف ہو وہان کے حکام مسجدون کے سامہنے مطلق باجا بجانے کی ممانعت کرین - اس حکم کے بعد سیلم کے کلکٹر صاحب نے بھی یہی حکم جاری کر دیا کہ تا حکم ثانی ہندو مسلمانون کے مسجدون کے سامہنے تو کیا بلکہ کسی گلی گوچہ مین بھی بغیر لیسنس سرکار کے کسی وقت باجا بجاتے ہوے نہ گذرین - کئی ہفتے گذرے کہ بروز جمعہ ۱۱ - تاریخ رمضان کی عین نماز جمعہ کے وقت سیلم کے ہندو مسجد کے روبرو باجا بجاتے ہوے گذرے - اور ترتیب فقط یہہ تھی کہ ایک دہوبن مرگئی تھی اوسکے نہلانے کے واسطے پانی لاتے تھے اوسوقت ہندؤن اور مسلمانون مین لڑائی ہوی جسمین دو شخص ایک ہندو اور ایک مسلمان جان سے مارے گئے یہہ مقدمہ ہنوز زیر تجویز ہے - مخصوص نامہ نگارون کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اوس روز سے ہندؤن کو مسلمانون سے ایسی عداوت ہوگئی کہ ہندو دکانداروں نے مسلمانون سے خرید و فروخت موقوف کردی اور ہر روز انکی آتش غضب بھڑکتی جاتی تھی یہان تک کہ سب نے ملکر خفیہ طور پر اس امر پر اتفاق کیا کہ عید کے روز جو مسلمانون کے عبادت کا دن ہے فساد کرین - اور اس مسجد کو توڑین - اس عرصہ مین وہان کے حکام نے یہہ بھی قصد کیا کہ ہندو اور مسلمانو کو باہم ملا دین اور صلح کرا دین لیکن ہندؤن کا غضب ایسا بڑھا ہوا تھا کہ ہرگز صلح پر راضی نہوے اور یہہ کہنے لگے کہ ہم اسوقت صلح کرینگے کہ جب یہہ مسجد کہ جسکے اوپر باجا بجانے کی ممانعت ہوی بالکل منہدم کردی جاوے - اور اب ہندؤن نے مسلمانون سے عید کے دن لڑنے کا عزم بالجزم کیا اور لڑائی کا یہان تک اہتمام ہوا کہ اکثر ہندؤن نے اپنی عورتون اور بچون کو اوس بستی کے باہر بھیجدیا اور گرد و نواح کے قریون سے لڑنے کے واسطے بہت سے ہندو لوگ سیلم مین آنے علی الخصوص ترچناپلی سے ہنومان شہدے اور معتمد جمع ہوے تھے - اور سیلم کے تمام بڑے بڑے زمیندار اور متہادار اس شورے مین شریک تھے اور سب نے باہم عہد و پیمان کیا تھا (سہ شنبہ) کو سیلم مین ہاٹ یعنے بازار جمع ہونے کی عادت تھی چنانچہ عید سے ایک دن پہلے یعنی سہ شنبہ کا روز تھا اوس بہانے سے ہندو لوگ اطراف قریون سے سیلم کے پچاس میل کے اندر وار بہت سے عمارتون کو توڑنے کے ہتیار وغیرہ لیکر سیلم مین آگئے تھے - ظاہر ایون سمجھا جاتا تھا کہ یہہ ہتیار اوس بازار مین بیچنے کے لئے جاتے ہین اور در حقیقت اوس مسجد کو منہدم کرنا تھا - تب تک مسلمان اور حکام سرکاری اس اہتمام سے بالکل ناواقف تھے - جب عید کا دن ہوا (جو ۱۹ تاریخ ماہ اگست کی تھی) صبح سے ہندؤن نے فساد شروع کیا - ہزارہا ہندو شہر کے باہر جمع ہوے سب سے پہلے مسلمانون کے چمڑے کے کوہتیون اور سندیون کو آگ لگادئے جو شہر کے باہر تھے -

صبح کے آٹھ نون بجنے کے وقت کل ہندو اشرار ہندؤن کے [illegible]

پر فوج ابرہان جمنا شروع کی [illegible]

تاکہ اوس مسجد [illegible] مسلمان [illegible]

پاوے - اور اسوقت تمام ہندو [illegible]

بھالا - برچی - کٹھار - چھری - کوتیہ - پچاس - سنبل -
پھاوڑا - تیغ و تفنگ اور جو جو سامان جنگ کے تھے سب لیکر شہر
کے مسلمانون پر حملہ آور ہوے - انگریزی حکام بھی وہان آتے
ہوے ڈرتے تھے گویا ایک حشر کا سا سہنا تھا یہان تک
کہ صاحب کلکٹر اور جج اور سوپرنٹنڈنٹ پولیس اوسوقت
مسجد کے پاس گئے تو ہندو بندوقین لیے ہوے اون کے سامنے
آئے اور ان حکام سے خطاب کرکے کہنے لگے کہ آج کا روز
یہان ہماری حکومت ہے تم چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے
؎ نہین سرکار کی کچھ یہہ زبان تھی ؛ صدا ہر ہر کے
مُنہ سے الامان تھی ؛ غلوے مشرک بے دین تھا ایسا ؛
کسی نے آج تک دیکھا نہ ہوگا ؛ عجب کچھ تھی مسلمانون پہ
آفت ؛ گویا برپا قیامت تھی قیامت ؛ فسانہ ابرہان کا
مبرہن تھا ؛ مگر یہہ اور کچھ کار فتن تھا + وہان قدرت سے
اترے تھے ابابیل + یہان قریون سے تھے اشرار تنزیل ؛
بحمد اللہ از فضل ہمہ ؛ ہزیمت پا گیا مشرک کا لشکر ؛
اور اس مسجد مین بہت سے لکڑیان جمع کرکر آگ لگادی پھر اسکو
منہدم کرنا شروع کیا تب صاحب کلکٹر نے پولیس کے جماعت کو فیر
کرنیکا حکم دیا اور اپنے ہاتھ سے بھی گولی ماری چنانچہ دو تین ہندو
کلکٹر صاحب کے گولیون کے صدمہ سے مرے - اور بعض پولیس والون نے
حکم کی اطاعت کی اور بعضون نے نہ کی بلکہ نافرمانی کی - اور
ہندو عہدہ دار اکثر مفسدون کے شریک تھے - چنانچہ صاحب ایس
میل نے بھی یہہ جز نقل کی ہے کہ ایک ہندو عہدہ دار اوسوقت
ایک بلندی پر کھڑا ہوا جھنڈا اٹھاتا تھا اور ہندون کو لڑنے کی
ترغیب دیتا تھا اوسوقت ہندون نے خنزیر کو لاکر اوس مسجد مین
رکھنے غرض اوس مسجد کو بالکل منہدم کردیا اور جلا دیا -
اور حوض و چاہ وغیرہ سب پھوڑ پھار کر تاراج کردیے -
اور اپنے جوش و خروش مین ایسی بے طوری سے اوس مسجد کو منہدم
اور منہدم کرنے مین مصروف تھے کہ جب اوسکی چھت گری تو
کئی ہندو بھی اوسکے نیچے دب کر مر گئے - اوسوقت جو مسلمان ہاتھ
آیا وہ شہید ہوا - اور جابجا مسلمانون کے گھرون کو آگ لگادی
اور دو بچے کسی مسلمان کے آگ مین پھینک دیے اور ایک بچے کے ہاتھون
کو کاٹ دیے - غرض ابتدا سے انتہا تک ہندو مفسدون کے
ظلم و ستم اور لوٹ مار سے ہزارون روپیون کا مال
مسلمانون کا نقصان ہوا اور اونکے گھر لوٹ لیے گئے حکام سرکاری
کی کوشش ہرگز اس فتنہ کو فرو نہ کرسکی - آخر دوسرے روز صبح کو
بنگلور سے چار کمپنیان سرکاری فوج کے بلائے گئے اور ترچناپلی سے
بھی کچھ فوج آئی تب یہہ فتنہ فرو ہوا - جوقت انگریزی
فوج کے سپاہ اس وارداتپر پہونچے اونہون نے اوس مسجد کو
بری حالت مین دیکھا تو سبہون نے رونا شروع کیا یہان تک
خود کمانڈنگ صاحب نے بھی بے اختیار رونے لگے - اب تمام ہندون
نے بستی سے بھاگنا شروع کردیا قریب دو سو ہندون کے گرفتار
ہوے اور باقی بھاگ گئے - اونکی تلاش ہے - اب وہان کے مظلوم
مسلمان اکثر ایسی حالت مین ہین کہ اونکے گھر اور مال و اسباب
جل گئے اور تاراج ہوگئے اور جو لباس وہ بدن پر پہنے ہوے
تھے وہی باقی ہے - بہت سے مالدار لوگ یکایک مفلس اور
نان شبینہ کے محتاج ہوگئے نہ رہنے کو گھر ہے - نہ کھانے کو
کھانا - اور نہ کسی قسم کا اسباب اونکے پاس - یہہ لوگ ہر آن
و ہر لحظہ سرکار کے صرف نگران اور اپنے تائید و حمیت کے لئے اپنے
دوسرے شہرون کے برادران دینی کے امداد کی طرف دیکھ رہے ہین - پس اس
بارے مین ان حضرات اہل اسلام کو جنکے کانون تک اس حادثے کی خبر پہونچی ہے

مطبع مجرا الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +